ثقافت میں ''پہچان'' قرار پائے وہ تمام کے تمام قابل معافی ہونے چاہئیں۔ ''حرمین'' کے صفحات اہل قلم کیلئے حاضر ہیں پاکستان ہماری پہچان ہے یہ ہماری نسلوں کی بھی نشاندہی کرتا رہے گا۔اہل عرب اپنی صدیوں پرانی تہذیب پر فخر کرتے ہیں۔ اہل مصر خود کو فراعنہ کی اولاد کہہ کر گردن اونچی کرتے ہیں۔ بھارت کے عوام اپنے کلچر پر ناز کرتے نہیں تھکتے۔ ہمارے ہمسائے میں افغان تہذیب اب تک برقرار ہے۔ایرانی اپنے کلچر کو اپناتے ہوئے گردن اکڑائے پھرتے ہیں۔ہم کیا کریں؟ ہم کس پر ناز کریں؟ اگر اسلامی تہذیب جو نئی قوم کے طور پر ہمیں اپنانی ہے معرض وجود میں آ ہی نہیں سکی تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ پھر کوئی ہاتھ عوام کو ان میلوں ٹھیلوں، کھیل تماشوں، علاقائی رقصوں اور بھنگڑوں سے نہیں روک سکتا۔ لوگ پھر جو کریں وہ حق بجانب ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کیا اپنے دروازے عوام پر نہیں کھول سکتی۔ بڑے بڑے مدارس کی فتویٰ ساز فیکٹریاں آخر کس لئے ہیں جب عوام کو قدم قدم منزل کے حصول کی رہنمائی کیلئے روشنی نہیں ملے گی تو وہ جس جس گڑھے میں چاہیں گرتے رہیں۔ان کی قسمت، ان کا مقدر۔ آخر دینی جماعتیں کس لئے بنائی گئی ہیں؟ کیا ان کا کام صرف انتخابات میں حصہ لے کر رکن اسمبلی ہی بننا ہے؟؟؟؟ احسان دانش کا شعر صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔

منزل کا پتہ معلوم نہیں، ساتھی بھی نہیں راہبر بھی نہیں
تقدیر بتا تو نے مجھ کو کس موڑ پہ لا کر چھوڑ دیا

مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب کیلئے دعائے صحت

جامعہ علوم اثریہ جہلم کے مدیر حافظ احمد حقیق حفظہ اللہ آنکھ میں انفکشن ہو جانے کی وجہ سے ان دنوں صاحب فراش ہیں۔احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر فیض احمد بھٹی صاحب کی مدینہ یونیورسٹی سے پاکستان واپسی

مورخہ 20 جون کو ڈاکٹر فیض احمد بھٹی صاحب جو کہ مدینہ یونیورسٹی (سعودی عرب) میں زیر تعلیم ہیں۔ سالانہ تعطیلات کے موقع پر جامعہ علوم اثریہ جہلم تشریف لا چکے ہیں۔ یہاں تقریباً دو ماہ قیام کریں گے۔ دوران قیام وہ خطبات جمعہ کے علاوہ مختلف مساجد اہل حدیث جہلم میں دروس کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

احباب جماعت درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ **0544-613671**